السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1)......کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بنام محمد سلیمان فوت ہوگیا جس نے ورثاء میں ایک بیوی، ایک بھائی محمد حسن کو چھوڑا ان کے علاوہ اور کوئی بھی وارث نہیں ہے۔

(2)......مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی تحریر کردیا تھا کہ پیسے، مال اور گھر میں اپنی بیوی کو دیتا ہوں جو میرے مرنے کے بعد میری بیوی کو دیئے جائیں، باقی زمین کو شریعت محمدی کے مطابق تقسیم کردیا جائے یہ دستاویزات تحریر شدہ ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے مرحوم کی ملکیت میں سے مرحوم کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے، اس کے بعد اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے۔اس کے بعد اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو کل وراثت کے تیسرے حصے تک سے پوری کی جائے اس کے بعد منقول خواہ غیر منقول جائیداد کو ایک روپیہ قرار دے کر ورثاء میں اس طرح تقسیم ہوگی۔

زمین میں سے 4آنے بیوی کو اور12 آنے بھائی محمد حسن کو دیں گے باقی جو ملکیت مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی ہبہ کردی تھی وہ ہبہ برقرار رہے گی کیونکہ مرحوم نے یہ ہبہ کردی تھی کہ اس کی بیوی کو دیا جائے۔ اسی کی رہے گی۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں تقسیم کیا جاسکتا ہے

100روپے ترکہ

بیوی 1/4=25

بھائی عصبہ 75

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر632

محدث فتویٰ